بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں ناخن بال نہ کاٹنے والی فضیلت صرف قربانی کرنے والوں کے لیے ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو پہلی ذوالحجہ سے دس ذوالحجہ تک بال ناخن نہ کٹوانے کا حکم ہے، کیا یہ سب کے لیے ہے یا صرف ان کے لیے جو صرف قربانی کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جواب

ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد سے قربانی تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹنے کا حکم صرف قربانی کا ارادہ رکھنے والوں کے لیے نہیں، بلکہ یہ حکم ہر ایک کے لیے ہے، حتی کہ جو شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو، وہ بھی اس پر عمل کرے گا، تو حدیث مبارک میں صراحت ہے کہ اسے بھی قربانی کا ثواب ملے گا، نیز یہ حکم وجوبی نہیں، بلکہ استحبابی ہے، یعنی اس پر عمل کرنا بہتر ہے، لہذا اگر کوئی شخص ان دس دنوں میں ناخن یا بال وغیرہ کاٹ لے، تو وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔

اہم نوٹ: اس معاملے میں مزید یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ ناخن اور یونہی غیر ضروری بال (موئے زیر ناف) چالیس دن کے اندر کاٹنا ضروری ہیں، چالیس دن سے زائد بڑھانا مکروہ تحریمی، ناجائز وگناہ ہے، لہذا اگر کسی نے کئی دن سے ناخن نہیں کاٹے اور قربانی تک نہ کاٹنے سے چالیس دن سے زائد کا عرصہ ہو جائے گا، تو اس صورت میں اس مستحب پر عمل نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ مستحب کام کے لیے گناہ کرنے کی اجازت نہیں لہذا اسے حکم ہوگا کہ فوراً ناخن اور موئے زیرِ ناف وغیرہ مونڈ لے۔

ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد ناخن اور بال نہ کاٹنے کے متعلق ترمذی شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من رای ھلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی، فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ“ ترجمہ: جو ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ (سنن الترمذی، جلد 1، صفحہ 278، مطبوعہ کراچی)

یہ حکم صرف قربانی کرنے والوں کے لیے نہیں، بلکہ جو قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو، وہ بھی اس پر عمل کرے گا، تو اسے بھی قربانی کا ثواب ملے گا، جیسا کہ سنن نسائی میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”امرت بیوم الاضحی عیداً، جعلہ اللہ عزوجل لھذہ الامۃ، فقال الرجل: ارایت ان لم اجد الّا منیحۃ انثی، ا فاضحی بھا؟ قال: لا، لکن تاخذ من شعرک وتقلم اظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک، فذلک تمام اضحیتک عند اللہ عزوجل“ ترجمہ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ عید الاضحیٰ کو عید کے طور پر مناؤں، اللہ عزوجل نے اسے اس امت کے لیے عید بنایا ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا: اگر میں نے دودھ کیلئے کسی سے مادہ جانور لیا ہوا ہو تو کیا میں اس کی قربانی کردوں؟ فرمایا: نہیں، ہاں! تم اپنے بال کاٹ لو، ناخن تراش لو، مونچھیں کتر لو اور زیرِ ناف بال صاف کرلو، تو یہ اللہ عزوجل کے نزدیک تمہاری قربانی کے لیے کافی ہوجائے گا۔ (سنن نسائی، جلد2، صفحہ 201، مطبوعہ لاھور)

حدیث میں بیان کردہ حکم وجوبی نہیں، بلکہ استحبابی ہے، جیساکہ مراۃ المناجیح میں ہے: جو امیر وجوباً یا فقیر نفلاً قربانی کا ارادہ کرے، وہ بقر عید کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک ناخن بال اور مردار کھال وغیرہ نہ کاٹے، نہ کٹوائے تاکہ حاجیوں سے قدرے مشابہت ہو جائے، کہ وہ لوگ احرام میں حجامت نہیں کراسکتے اور تاکہ قربانی ہر بال، ناخن کا فدیہ بن جائے۔ یہ حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں، لہذا قربانی والے پر حجامت نہ کرانا بہتر ہے، لازم نہیں۔ اس سے **معلوم** ہوا کہ اچھوں سے مشابہت بھی اچھی ہے۔ (مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 370، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

اگر ناخن چالیس دن سے بڑھ جائیں، تو اس مستحب پر عمل کی اجازت نہیں، جیساکہ فتاوی رضویہ میں ہے: یہ حکم صرف استحبابی ہے، کرے تو بہتر ہے، نہ کرے تو مضائقہ نہیں، نہ اس کو حکم عدولی کہہ سکتے ہیں، نہ قربانی میں نقص آنے کی کوئی وجہ، **بلکہ اگر کسی شخص نے ۳۱ (اکتیس) دن سے کسی عذر کے سبب خواہ بلاعذر ناخن نہ تراشے ہوں، نہ خط بنوایا ہو کہ چاند ذی الحجہ کا ہوگیا، تو وہ اگرچہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، اس مستحب پر عمل نہیں کرسکتا، اب دسویں تک رکھے گا، تو ناخن وخط بنوائے ہوئے اکتالیسواں دن ہوجائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ بنوانا گناہ ہے، فعل مستحب کے لئے گناہ نہیں کرسکتا۔** (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ 353، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوالفیضان مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-135

تاریخ اجراء: 21 ربیع الاول 1448ھ/04 ستمبر 2026ء